26 مارچ 1962

ازعدالت الاعظمیٰ

بیکاروسنگھ

بنام

ریاست۔یو۔پی۔

(جے۔ایل۔کپور، اور رگھوبردیال، جسٹسز)

ضابطہ فوجداری۔یقینی طور پر مچلکہ۔ ایک ضمانت کو دوسرے کے لئے تبدیل کرنا۔ کاروائی۔ اگر ملزم کو ہر ضمانتی مچلکہ کے ساتھ ذاتی مچلکہ پر عمل کرنا ہوگا۔ مچلکہ کی ضبطی۔ ضابطہ فوجداری، 1898 (ایکٹ V آف 1898)، دفعات 499، 500، 502، شیڈول V، فارم نمبر XLII۔

ایک آر کو ذاتی مچلکے اور تین ضمانتیں جمع کرانے پر ضمانت دی گئی تھی جو اس نے کی تھی۔ 7 جولائی کو ضمانت دہندگان میں سے ایک نے اپنے مچلکہ کی ادائیگی کے لئے درخواست دی۔ 9 جولائی کو، آر نے درخواست دی کہ اپیل کنندگان کے ضمانتی مچلکے کو ایس کی جگہ قبول کیا جائے، اور اسی دن اپیل کنندہ نے اپنا ضمانتی مچلکا داخل کیا۔ درخواست گزار نے حلف نامہ بھی داخل کیا کہ اس کے پاس مچلکہ کو پورا کرنے کے لئے کافی جائیداد ہے اور وکیل نے بھی اس سلسلے میں تصدیق کی ہے۔ مچلکہ کو تصدیق کے لئے تحصیل بھیجا گیا تھا اور تصدیق کے بعد 20 اگست کو باضابطہ طور پر قبول کیا گیا تھا۔ اس کے بعد آر فرار ہو گیا اور اپیل کنندہ کا مچلکہ ضبط کر لیا گیا۔ درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ ضبطی غیر قانونی ہے اور ان کے مچلکہ کو مناسب طریقے سے قبول نہیں کیا گیا کیونکہ کوئی وارنٹ جاری نہیں کیا گیا تھا۔ گرفتاری کے لئے جب ایس نے اپنے مچلکہ کے اجراء کے لئے درخواست دی تو آر کا مچلکہ، کیونکہ ایس کا مچلکہ باضابطہ طور پر جاری

نہیں کیا گیا تھا اور جیسا کہ آر نے کیا تھا۔ فارم کے برعکس ذاتی بندھن پر عمل درآمد نہیں کیا گیا، جس پر اپیل کنندہ نے اپنے مچلکہ پر عمل درآمد کیا تھا۔

کہا گیا کہ اپیل کنندہ کے ضمانتی مچلکے کو مناسب طریقے سے قبول کیا گیا تھا اور ضبطی قانونی طور پر کی گئی تھی۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 502 کی دفعات ضمانتی مچلکہ کے تسلسل اور ملزم کو ایک اور ضمانتی مچلکہ پیش کرنے کے قابل بنانے کے لئے تھیں۔ یہ ایسی شرائط نہیں تھیں جن کی بنیاد پر پہلے کی ضمانت کی جگہ نئی ضمانت قبول کی جا سکے۔ آر کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا کیونکہ وہ 7 جولائی کو عدالت میں موجود تھے، جب ایس نے اپنے مچلکے کو خارج کرنے کے لئے درخواست دی تھی اور ہوسکتا ہے کہ انہوں نے عدالت کو مطلع کیا ہو کہ جھوٹ 9 جولائی کو نئی ضمانت پیش کرے گا۔ عدالت آر کو ضمانت پر جاری رکھنے کے لئے نئی ضمانت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتی تھی اور اس نے درخواست گزار کے ضمانتی مچلکے کو قبول کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی جو پیش کی گئی تھی۔ ایس کا مچلکہ منسوخ کر دیا گیا اور اپیل کنندہ کے مچلکہ نے اس کی جگہ لے لی۔ اپیل کنندہ کا مچلکہ 9 جولائی کو اس وقت قبول کیا گیا تھا جب اپیل کنندہ نے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 499(3) کے مطابق حلف نامہ داخل کیا تھا اور وکیل نے بھی اس کی رضامندی کی تصدیق کی تھی۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مچلکہ کو باضابطہ طور پر 20 اگست کو قبول کیا گیا تھا۔ مزید برآں، یہ ضروری نہیں تھا کہ ہر ضمانت دہندہ ملزم کے ذاتی مچلکے کے برعکس ضمانتی مچلکے پر عمل درآمد کرے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1959 کی فوجداری اپیل نمبر 171۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 3 اگست 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1959 کے کریمنل ریویژن نمبر 1080 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے او پی رانا اور اے جی رتن پارکھی۔

مدعا علیہ کی طرف سے جی سی ماتھر اور سی پی لال۔

26 مارچ 1962ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس رگھو بر دیال: 9 جون 1958 کو الہ آباد ہائی کورٹ نے رام نارائن نامی شخص کو حکم دیا تھا کہ وہ ایک لاکھ روپے اور تین ضمانتوں کے ذاتی مچلکے جمع کرائیں، دو کو 40 ہزار روپے اور ایک کو 20 ہزار روپے کے مچلکے جمع کرائے جائیں۔ انہیں حکم کی تاریخ سے تین ہفتوں کے اندر ذاتی مچلکہ اور ضمانتی رقم جمع کرانی تھی۔ مزید حکم دیا گیا:

درخواست گزار کو آج سے تین ہفتوں کے اندر ذاتی مچلکے اور ضمانتی مچلکے جمع کرانے ہوں گے اور اس مدت کے دوران انہیں گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ اس مدت کے اندر مچلکہز اور ضمانتیں جمع نہیں کراتے ہیں تو انہیں دوبارہ گرفتار کیا جائے گا اور ضروری مچلکہز اور ضمانتیں جمع ہونے تک حراست میں رکھا جائے گا۔

واضح رہے کہ رام نارائن نے اس سے قبل مبینہ طور پر کی گئی خرد برد کے سلسلے میں ذاتی مچلکے اور ضمانتی مچلکے جمع کرائے تھے اور پولیس کی جانب سے خرد برد کی گئی رقم کے سلسلے میں ایک سے زیادہ چارج شیٹ جمع کرانے کی وجہ سے ذاتی مچلکہ اور ضمانت یں جمع کرانے کے لئے نئے حکم کی ضرورت پیش کی گئی تھی اور یہ محسوس کیا گیا تھا کہ اصل سیکورٹی فراہم کی گئی رقم مؤثر نہیں ہو سکتی ہے۔

26 جون 1958 کو رام نارائن نے کروڑوں روپے کے ذاتی مچلکے پر دستخط کیے اور مطلوبہ ضمانت کی پیش کش کی۔ کاشی کو بالترتیب 40 ہزار روپے، سفیر حسین کو 40 ہزار روپے اور محترمہ سونا کو 20 ہزار روپے کی ضمانت دی گئی۔ واضح رہے کہ سفیر حسین کے ضمانتی مچلکے کی تصدیق نہیں کی گئی تھی کیونکہ وہ اس وقت ہسپتال میں تھے لیکن جب یہ ضمانت 12 جولائی 1958 کو تصدیق کے لیے سفیر حسین کے پاس پیش کی گئی تو انہوں نے اس کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔

اس سے قبل 7 جولائی 1958 کو سفیر حسین نے مجسٹریٹ کے سامنے ایک درخواست دائر کی تھی جس

میں استدعا کی گئی تھی کہ 40 ہزار اور 80 ہزار روپے کے غبن کے سلسلے میں ان کے ضمانتی مچلکے منسوخ کیے جائیں۔ رام نارائن اس دن عدالت میں موجود تھے۔ سفیر حسین کی اس درخواست پر کوئی خاص حکم جاری نہیں کیا گیا۔

9 جولائی 1958 کو رام نارائن کی جانب سے ایک درخواست دائر کی گئی جس میں کہا گیا کہ صابر حسین کی ضمانت کی جگہ بیکرو کی ضمانت قبول کی جائے۔ بیکرو نے عدالت میں رام نارائن کی پیشی کے لئے 40,000 روپے کے ضمانتی مچلکے جمع کرائے۔ ان کی شناخت وکیل کے شری احمد حسین نے کی جس نے تصدیق کی کہ بیکاروسنگھ کے پاس اتنی جائیداد ہے کہ وہ 40 ہزار روپے کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ مجسٹریٹ نے تحصیل سے تصدیق کا حکم دیا اور تحصیل سے رپورٹ موصول ہونے پر 20 اگست 1958 کو مچلکہ قبول کیا۔ تاہم تحصیل رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ ضمانتی مچلکے میں جس گھر کا ذکر کیا گیا ہے اور جس کی مالیت مبینہ طور پر 60 ہزار روپے ہے اس کی مالیت 16 ہزار 75 روپے ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ اس معاملے میں پولیس کی چارج شیٹ 20 اگست 1958 کو عدالت پہنچی تھی، جب رام نارائن کی پیشی کے لئے سمن یکم ستمبر 1958 کو جاری کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ سمن جاری نہیں کیا گیا تھا۔ جب رام نارائن یکم ستمبر 1958، 9 ستمبر اور 23 ستمبر کو پیش نہیں ہوئے تو عدالت نے 24 ستمبر کو ان کے خلاف سی آر پی سی کی دفعہ 87 اور 88 کے تحت کارروائی کرنے اور ضمانت دہندگان کو نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ 29 اکتوبر کو عدالت میں پیش نہیں ہوئے تو عدالت نے رام نارائن کے ذریعے ادا کیے گئے ذاتی مچلکے اور ضمانتی مچلکے ضبط کر لیے اور ضمانت دہندگان کو جرمانہ ادا کرنے یا وجہ بتانے کے لیے نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا کہ یہ رقم کاٹنے سے کیوں نہ وصول کی جائے۔ بیکرو نے اپنے ضمانتی مچلکہ کی ضبطی پر اعتراض کیا۔ 20 اپریل 1959ء کو اس اعتراض کو مسترد کر دیا گیا اور فاضل عدالتی افسر نے حکم دیا کہ ان کی منقولہ جائیداد سے ضبطی اور فروخت کے ذریعے 40 ہزار روپے کی رقم وصول کی جائے۔ بیکرو نے اپیل کی لیکن اس کی اپیل فاضل سیشن جج نے خارج کر دی۔ ہائی کورٹ میں ان کی نظر ثانی کی درخواست بھی خارج کر دی گئی۔ انہوں نے خصوصی چھٹی کے ذریعے اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

درخواست گزار کی بنیادی دلیل یہ ہے کہ مجسٹریٹ کو سی آر پی سی کی دفعہ 502 کی ذیلی دفعات (2)

اور (3) کے تحت پہلے غور کیے بغیر بیکا روسنگھ کے ضمانتی مچلکے کو قبول نہیں کرنا چاہئے تھا۔

(1) ضمانت پر رہا ہونے والے شخص کی حاضری اور پیشی کے لئے تمام یا کوئی بھی ضمانت کسی بھی وقت مجسٹریٹ کو مچلکہ کی ادائیگی کے لئے درخواست دے سکتی ہے، یا تو مکمل طور پر یا جہاں تک درخواست دہندگان سے متعلق ہے۔

(2) اس طرح کی درخواست پر مجسٹریٹ اپنے وارنٹ گرفتاری جاری کرے گا جس میں ہدایت دی جائے گی کہ اس طرح رہا ہونے والے شخص کو اس کے سامنے لایا جائے۔

(3) وارنٹ کے مطابق ایسے شخص کی پیشی پر یا رضا کارانہ طور پر ہتھیار ڈالنے پر مجسٹریٹ مچلکہ کو مکمل طور پر یا جہاں تک درخواست گزار سے متعلق ہو رہا کرنے کی ہدایت دے گا، اور ایسے شخص کو دیگر ضمانتیں تلاش کرنے کے لئے کہے گا، اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسے حراست میں لے سکتا ہے۔

یہ درخواست کی جاتی ہے کہ مجسٹریٹ کو رام نارائن کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کرنا پڑا جب سفیر حسین نے اپنے ضمانتی مچلکے کی ادائیگی کے لئے اپنی درخواست پیش کی تھی اور جب رام نارائن اس وارنٹ پر عمل درآمد کے لئے عدالت کے سامنے پیش ہوتے تو مجسٹریٹ کو پہلے سفیر حسین کے ضمانتی مچلکے جاری کرنے تھے اور اس کے بعد ہی رام نارائن کو دیگر ضمانت یں جمع کرانے کے لئے کہا جا سکتا تھا۔ مجسٹریٹ نے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا اور اس لیے وہ 9 جولائی 1958 کو بیکرو کی جانب سے پیش کیے گئے ضمانتی مچلکے کو قانونی طور پر قبول نہیں کر سکتے تھے۔ ہم اس دلیل سے متفق نہیں ہیں۔ دفعہ 502 کی یہ دفعات ضمانتی مچلکے کو جاری رکھنے کے لئے ہیں جس کی بنیاد پر ملزم کو اس وقت تک ضمانت پر رہا کیا جاتا ہے جب تک کہ ملزم عدالت کے سامنے نہ ہو اور اگر ملزم بری ہونے والے شخص کی جگہ ایک اور سیکورٹی فراہم کرنا چاہتا ہے تو مزید کارروائی کی جائے۔ یہ ایسی شرائط نہیں ہیں جو پہلے کی جگہ نئی ضمانت کی قبولیت کی مثال ہیں۔ موجودہ معاملے کے حالات میں، صفدر حسین کی ضمانتی مچلکے کی ادائیگی کی درخواست پر رام نارائن کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ ہم نہیں جانتے کہ 7 جولائی 1958ء کو سفیر حسین کی درخواست پر کن حالات میں کوئی خاص حکم

جاری نہیں کیا گیا۔ رام نارائن جو اس دن عدالت میں موجود تھے، نے شاید عدالت کو مطلع کیا ہو کہ 9 جولائی کوئی ضمانت دیں گے۔ ویسے بھی اس دن ایک نئی ضمانت پیش کی گئی تھی یعنی 9 جولائی۔ بیکارو یقین کے ساتھ کھڑا تھا۔ رام نارائن کی جانب سے ایک درخواست پیش کی گئی جس میں سفیر حسین کی جگہ بیکرو کے ضمانتی مچلکے کی منظوری کی درخواست کی گئی۔ بیکارو کے ضمانتی مچلکے کو قبول کرتے ہوئے عدالت نے کوئی غلطی نہیں کی۔ وہ رام نارائن کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک نئی ضمانت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا تھا۔ بکرو نے ضمانتی مچلکے کی پیش کش کی۔ ان کی 40 ہزار روپے کی ضمانت کی تصدیق وکیل نے کی تھی، اس لیے سفیر حسین کا مچلکہ منسوخ کر دیا گیا اور اس کی جگہ بیکرو نے لے لی۔ لہٰذا ہم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ مجسٹریٹ کی جانب سے سفیر حسین کی جگہ بیکرو کے ضمانتی مچلکے کو قبول کرنے میں کوئی کوتاہی تھی۔

یہ سچ ہے کہ بیکارو کے ضمانتی مچلکے کو باضابطہ طور پر 20 اگست 1958 کو قبول کیا گیا تھا، لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سی آر پی سی کی دفعہ 499 کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی شخص کو ضمانت پر رہا کرنے سے پہلے ایسے شخص کے ذریعہ اس پر عمل درآمد کیا جانا چاہئے اور عدالت میں اس شخص کی حاضری کے لئے ضمانتیوں کے ذریعہ مچلکہ پر بھی عمل درآمد کیا جانا چاہئے۔ دفعہ 499 کی ذیلی دفعہ (3) یہ ہے:

(3) اس بات کا تعین کرنے کے لئے کہ آیا ضمانتیں کافی ہیں یا نہیں، عدالت، اگر مناسب سمجھتی ہے، تو ضمانتوں کی کافی مقدار سے متعلق اس میں موجود حقائق کے ثبوت کے طور پر حلف نامہ قبول کر سکتی ہے یا اس طرح کی مزید تفتیش کر سکتی ہے جو اسے ضروری لگے۔

جب بیکرو نے ضمانتی مچلکے جمع کرائے تو انہوں نے ایک حلف نامہ بھی داخل کیا جس میں کہا گیا تھا کہ ضمانتی مچلکہ میں درج مکان کی قیمت 40 ہزار روپے سے زیادہ ہے۔ جناب احمد حسین وکیل نے تصدیق کی کہ بیکرو کے پاس اتنی جائیداد ہے کہ وہ 40,000 روپے کی ضمانت دے سکے۔ ان حالات میں مجسٹریٹ بیکارو کے ضمانتی مچلکے کو قبول کر سکتا تھا۔ یقیناً مجسٹریٹ مزید تحقیقات بھی کر سکتا تھا اور مزید تحقیقات کے مقصد سے اس نے تحصیل سے تصدیق کا حکم دیا۔ ہماری رائے میں بیکرو کا مچلکہ 9 جولائی کو منظور کیا گیا تھا، جو تحصیل رپورٹ موصول ہونے پر مزید احکامات سے مشروط تھا۔

اس کے علاوہ، رام نارائن کی ضمانت پر برقرار رہنا سی آر پی سی کی دفعہ 500 کی دفعات کے ذریعے جائز ہے، جب بیکارو کے ضمانتی مچلکے دائر کیے گئے تھے۔اس کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ جیسے ہی مچلکہ پر عمل درآمد کیا گیا ہے، اس شخص کو رہا کر دیا جائے گا جس کی ظاہری شکل کے لئے اس پر عمل درآمد کیا گیا ہے۔اس میں غور کیا جاتا ہے کہ ملزم کو مچلکہز پر عمل درآمد پر رہا کیا جانا ہے جسے پہلی باران کی چہرے کی قیمت پر قبول کیا جانا چاہئے۔سی آر پی سی کی دفعہ 501 کے تحت ضمانت پر رہا ہونے والے شخص کی گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا جاسکتا ہے اگر بعد میں یہ پایا جاتا ہے کہ غلطی، دھوکہ دہی یا کسی اور وجہ سے ناکافی ضمانتیں قبول کی گئیں، یا اگر وہ بعد میں ناکافی ہوگئیں۔لہٰذا ہماری رائے ہے کہ مجسٹریٹ کے ذریعے 20 اگست 1958 کو بیکارو کے ضمانتی مچلکے کو باضابطہ طور پر قبول کرنے سے 9 جولائی 1958 سے اس مچلکہ پر بیکرو کی ذمہ داری پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ بہرحال، وہ 20 اگست، 1958 کے بعد کی تاریخ پر رام نارائن کی عدم موجودگی کے لئے اس مچلکہ پر ذمہ دار تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اپیل کے مرحلے تک یہ درخواست کی گئی تھی کہ 20 اگست 1958 کو ضمانتی مچلکے قبول کیے گئے تھے کیونکہ مجسٹریٹ کو رام نارائن کے مفرور ہونے کا علم تھا۔عدالتوں نے اس الزام کے خلاف پایا کیونکہ اس کی حمایت میں کوئی ثبوت نہیں تھا۔

ایک اور نکتہ یہ ہے کہ بیکرو سنگھ کے ذریعے دیئے گئے ضمانتی مچلکے میں دوسری طرف رام نارائن کے ذریعہ دیئے گئے ذاتی مچلکے نہیں تھے اور رام نارائن کے ذریعہ ذاتی مچلکہ کی عدم موجودگی میں، بیکرو کے ذریعہ نافذ کردہ ضمانتی مچلکہ کو قانونی طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا تھا۔ برہمانند بمقابلہ کیس میں ریلائنس کو رکھا گیا ہے۔شہنشاہ اور کچھ دیگر معاملات بھی اسی نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ آسانیاں حقائق پر الگ الگ ہیں۔ برہمانند کے معاملے میں ملزم نے خود کوئی مچلکہ نہیں دیا تھا اور اس لئے یہ کہا گیا تھا کہ ضمانتی مچلکہ ضبط نہیں کیے جاسکتے ہیں۔موجودہ معاملے میں رام نارائن نے 26 جون 1958 کو مچلکے کو تحریر کیا تھا۔ ضمانت دہندگان میں سے ایک کسبی نے رام نارائن کے ذریعے نافذ کیے گئے مچلکہ کے پیچھے چھپے ضمانتی مچلکے پر عمل درآمد کیا۔ رام نارائن کے پاس پہلے ہی ایک لاکھ روپے ادا کرنے کے لئے خود کو مچلکہ تھا، اگر وہ ضرورت پڑنے پر عدالت میں پیش نہیں ہوئے تو رام نارائن کے پیش نہ ہونے کی صورت میں دیگر ضمانتی مچلکے خود ادا کرسکتے تھے۔ان کا ضمانتی رشتہ بذات خود اچھا ہے۔لہٰذا بیکرو کا ضمانتی مچلکہ کاشی کے مچلکہ کی طرح

مؤثر اور قانونی ہے جو رام نارائن کے مچلکہ کی پشت پر ہے۔ ضابطہ فوجداری کی کسی بھی شق کے تحت یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام ضمانتیں اس فارم کے پیچھے پرنٹ شدہ مچلکہ پر عمل درآمد کریں جس پر ملزم ذاتی مچلکہ پر عمل درآمد کرتا ہے یا یہ کہ ملزم کو اسی شرائط پر اتنے ہی مچلکہز پر عمل کرنا ہوگا جیسے انفرادی ضمانتی مچلکہز ہیں۔ محض یہ حقیقت کہ فارم نمبر XLII، شیڈول V ضابطہ فوجداری، دونوں مچلکہز کے مندرجات کو پرنٹ کرتا ہے، ایک ملزم کے ذریعہ اور دوسرا ضمانت کے ذریعہ، ایک ساتھ، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ دونوں مچلکہ ایک ہی کاغذ پر ہونے چاہئیں۔

لہذا ہماری رائے ہے کہ اگر رام نارائن 26 جون 1958 کو نافذ کیے گئے اپنے مچلکہ کی شرائط پر عمل نہیں کرتے ہیں اور رام نارائن کو اس پر عمل درآمد نہیں کرنا پڑا تو بیکارو کا مچلکہ ضبط کیا جا سکتا ہے۔ جب بیکرو نے سفیر حسین کے ضمانتی مچلکے کی جگہ نئی ضمانت جمع کرائی تو نئے سرے سے مچلکہ جمع کرایا۔ لہذا ہم یہ کہتے ہیں کہ رام نارائن کے عدالت میں پیش نہ ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ کا مچلکہ ضبط کر لیا گیا ہے۔ لہذا ہم اپیل مسترد کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.06.12 15:08
I am the author of this document